

ساز و سامان اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) کے آغاز کے موقع پر پارلیمنٹ کے سینٹرل - ال میں صدر جم۔ وری۔ - ندکی تقریر کا متن

Posted On: 01 JUL 2017 1:05AM by PIB Delhi

1. اب سے چند لمحوں کے بعد ہم ملک میں ایک یکساں ٹیکس نظام ، ساز و سامان اور خدمات ٹیکس (جی ایس ٹی) کے آغاز کے گواہ بنیں گے۔ یہ تاریخی لمحہ دسمبر 2002 میں شروع ہوئے 14 سال کے طویل سفر کا نتیجہ ہے ، جب بالواسطہ ٹیکس نظام پر کیلکر ٹاسک فورس نے ویلیو ایڈڈ ٹیکس (ویٹ) کے اصول پر مبنی ایک جامع اشیا اور خدمات ٹیکس جی ایس ٹی کی تجویز رکھی تھی۔ جی ایس ٹی کو شروع کرنے کی تجویز سب سے پہلے مالی سال 2006-07 کی بجٹ تقریر میں پیش کی گئی تھی۔ چونکہ یہ تجویز نہ صرف مرکز کے ذریعہ عائد کردہ بالواسطہ ٹیکسوں کی اصلاحات اور اس کو ازسرنو ترتیب دینے سے متعلق تھی بلکہ ریاستوں کے ذریعہ عائد کردہ بالواسطہ ٹیکسوں سے متعلق بھی تھی۔ لہذا جی ایس ٹی کے نفاذ کے لئے ایکشن پلان اور ڈیزائن تیار کرنے کی ذمہ داری ریاستوں کے وزرائے خزانہ کی با اختیار کمیٹی کو سونپی گئی، جو کہ اس سے قبل ویلیو ایڈڈ ٹیکس (ویٹ) کو لاگو کرنے کے لئے تشکیل دی گئی تھی۔ اس با اختیار کمیٹی نے نومبر 2009 میں ساز و سامان اور خدمات ٹیکس پر تبادلہ خیالات پر مبنی پہلی دستاویز جاری کی۔

دوستو!

2. جی ایس ٹی کا آغاز پوری قوم کے لئے ایک یادگاری لمحہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ذاتی طور پر میرے لئے بھی اطمینان اور سکون کا لمحہ ہے کیونکہ وزیر خزانہ کی حیثیت سے میں نے 22 مارچ 2011 کو آئینی ترمیمی بل کو متعارف کرایا تھا۔ میں اس کے ڈیزائن اور نفاذ کے عمل سے نہایت قریب سے وابستہ تھا۔ مجھے ریاستوں کے وزرائے خزانہ کی با اختیار کمیٹی سے رسمی اور غیر رسمی طور پر 16 مرتبہ ملاقات کرنے کا موقع ملا تھا۔ میں نے گجرات ، بہار، آندھرا پردیش اور مہاراشٹر کے وزرائے اعلیٰ کے ساتھ متعدد بار ملاقات کی تھی۔ مجھے ان میٹنگوں کی بہت سی باتیں اور میٹنگوں میں اٹھائے گئے متعدد امور اور مسائل اب بھی یاد ہیں۔ اس کام کی اہمیت اور وقعت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو کہ آئینی، قانونی، اقتصادی اور انتظامی جہات پر محیط ہے - اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں تھی کہ اس میں بے شمار متضاد مسائل تھے۔ اس کے باوجود میں نے ان میٹنگوں میں اور ریاستوں کے وزرائے خزانہ اور افسران کے ساتھ مختلف بات چیت میں محسوس کیا کہ ان میں سے زیادہ تر افراد تعمیری سوچ اور جی ایس ٹی کو شروع کرنے کے لئے زبردست جذبہ رکھتے تھے - اس طرح مجھے پورا یقین تھا کہ جی ایس ٹی میں بھلے ہی وقت کے لحاظ سے کچھ تاخیر ہوسکتی ہے لیکن بالآخر یہ نافذ ہوکر رہے گا۔ میرا اعتماد اس وقت پختہ ہو گیا جب 8 ستمبر 2016 کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں اور 50 فیصد ریاستی قانون ساز اسمبلیوں نے اس کو منظوری دے دی۔ مجھے آئینی (101 ویں ترمیم) ایکٹ کو منظوری دینے کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔

دوستو!

3. آئین میں ترمیم کے بعد، آئین کی دفعہ 279A کی تجاویز کی مطابق، جی ایس ٹی کونسل تشکیل دی گئی ہے۔ یہ کونسل جو مرکز اور ریاستوں کو جی ایس ٹی کے سلسلے میں اپنی جانب سے تمام تر سفارشات پیش کرنے کی ذمہ دار ہے ، جن میں ماڈل قوانین ، شرحیں ، رعایات شامل ہیں، اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ یہ مرکز اور ریاستوں کا ایک مشترکہ فورم ہے اور اس سلسلے میں مرکز اور ریاستیں بغیر ایک دوسرے سے تعاون حاصل کئے ہوئے کوئی فیصلہ نہیں لے سکتیں۔ اگرچہ کونسل کے سلسلہ میں آئین نے ایک واضح ووٹنگ نظام فراہم کیا ہے، تاہم، یہ قابل ذکر ہے کہ اب تک منعقدہ 19 میٹنگوں میں تمام تر فیصلے، کونسل میں اتفاق رائے سے ہی لئے گئے ہیں۔ اس بات کے اندیشے پائے جاتے تھے کہ ہزاروں اشیا کے لئے شرحوں کا تعین، جی ایس ٹی کونسل کے ذریعہ کرنا ممکن بھی ہوسکے گا یا نہیں کیونکہ مختلف ریاستوں میں بہت فرق پایا جاتا ہے، کونسل نے خوشگوار طور پر اپنا کام مکمل کرکے سب کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔

دوستو،

4. ٹیکسیشن کے شعبے میں ایک نئے عہد کا آغاز، جو ہم ابھی چند منٹوں میں کرنے والے ہیں، مرکز اور ریاستوں کے مابین ایک وسیع اتفاق رائے کا نتیجہ ہے۔ یہ اتفاق رائے، ایسا تھا جس نے نہ صرف وقت لیا بلکہ اس کے لئے کوششیں بھی کرنی پڑیں۔ یہ کوشش ان تمام افراد کی ہے جو مختلف سیاسی حلقوں سے متعلق ہیں اور جنہوں نے تنگ نظری پر مبنی مفادات کی نفی کرتے ہوئے قومی مفاد کو ترجیح دی ہے۔ یہ بھارتی جمہوریت کی پختگی اور دانش مندی کو ایک طرح کا خراج عقیدت ہے۔

دوستو!

5. مجھ جیسے شخص کے لئے بھی، جو ٹیکسیشن اور فائنانس کے معاملات سے قریبی طور پر وابستہ رہا ہے، تبدیلی کے امکانات، جن کے لئے ہم کوشاں رہے ہیں، وہ یقینی طور پر سانس روک کر نتائج کا انتظار کرنے سے متعلق ہیں۔ مرکزی آبکاری محصولات کی ایک طویل تاریخ رہی ہے۔ وزیر خزانہ کے طور پر میری مختلف مدت کار کے دوران ، یہ ہمیشہ مرکزی خزانے میں سب سے بڑے تعاون کار کے طور پر شریک رہا ہے۔ سروس ٹیکس نسبتاً ابھی تازہ تازہ منظر عام پر آیا ہے تاہم مالیات کے

شعبے میں اس نے بڑی تیزی سے نشو و نما پائی ہے۔ گڈس اور سروسز ٹیکس کے دائرہ کار سے باہر چند اشیا کے علاوہ، یہ دونوں اب اضافی کسٹم محصولات، خصوصی اضافی کسٹم محصولات اور متعدد دیگر واجبات اور جرمانوں سمیت معدوم ہو جائیں گے۔ بین ریاستی فروخت پر عائد ہونے والا مرکزی فروخت ٹیکس، اُن اشیا پر عائد نہیں ہو گا جو ساز و سامان اور خدمات ٹیکس کے زمروں میں آتی ہوں گی۔ ریاستی سطح پر بھی واقع ہونے والی تبدیلی کوئی چھوٹی موٹی تبدیلی نہیں ہے۔ وہ بڑے ٹیکس جنہیں ختم کیا جا رہا ہے وہ قدر و قیمت کے لحاظ سے عائد ہونے والے، یا سیلس ٹیکس، داخلہ ٹیکس، اشتہارات پر عائد ہونے والے ٹیکس اور آسائش پر عائد ہونے والے ٹیکس ہیں جن کے ساتھ ریاستی سطح کے تفریحاتی ٹیکس اور متعدد دیگر محصولات اور واجبات شامل ہیں۔

دوستو!

6. جی ایس ٹی ہماری برآمدات کو مزید مسابقتی بنانے کے ساتھ ساتھ گھریلو صنعت کے لئے بھی زمین ہموار کرے گا اور یہ درآمدات کے ساتھ مسابقت کی اہل بن سکے گی فی الحال چند بندشوں کی وجہ سے ہماری و برآمدات میں اب بھی کچھ مضمراتی ٹیکس باقی ہیں جن کی بنیاد پر یہ قدرے کم مسابقت کی حامل ہے، اسی طرح بندشوں کے مقفی اثرات کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گھریلو صنعت پر عائد ہونے والا مجموعی ٹیکس شفاف نہیں ہے۔ جی ایس ٹی کے تحت ٹیکس کا اطلاق شفاف ہوگا جس کے نتیجے میں برآمدات پر عائد ہونے والا ٹیکس کا وزن یکسر ہٹ جائے گا اور درآمدات پر عائد ہونے والے گھریلو ٹیکس پوری طرح سے نافذ ہو سکیں گے۔

دوستو!

7. مجھے بتایا گیا ہے کہ جی ایس ٹی کا نفاذ عالمی پیمانے کی جدید اطلاعاتی ٹیکنالوجی (آئی ٹی) نظام کے ذریعہ کیا جائے گا۔ مجھے جولائی 2010 میں اس وقت کی یاد آ گئی جب میں نے جی ایس ٹی نظام کے لئے درکار آئی ٹی نظام کے فروغ کے لئے جناب نندن نیلکنی کی سربراہی میں ایک با اختیار گروپ کی تشکیل کی تھی۔ اسی طرح، اپریل 2012 میں جی ایس ٹی کے نفاذ کے لئے حکومت نے اسپیشل پریز وہیکل یعنی جی ایس ٹی این (جی ایس نیٹ ورک) کی تخلیق کیلئے حکومت نے اپنی منظوری دی تھی۔ یہ انتظامات اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کئے گئے تھے کہ جب جی ایس ٹی کو آگے لے جانے کے لئے قانونی فریم ورک تیار ہو جائے تو بنیادی ڈھانچے کی تیاری میں کوئی وقت برباد نہ ہو۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس نظام کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ خریداروں کو ان کے ذریعہ ادا کئے گئے ٹیکس پر منافع (کریڈٹ) حاصل ہوگا جب کہ اصل فروخت کاروں کو اپنی جانب سے حکومت کو ٹیکسوں کی ادائیگی کرنی ہوگی۔ اس سے خریداروں کو ایماندار اور ادائیگی کرنے والے فروخت کاروں کو، جو اپنے بقایاجات فوراً ادا کرتے ہیں، لین دین میں بڑی مراعات حاصل ہوں گی۔

8. متحدہ عام قومی بازار کی تشکیل سے جی ایس ٹی، معاشی صلاحیت، ٹیکس کی ادائیگی اور گھریلو اور غیر ملکی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی میں اہم رول ادا کرے گا۔

دوستو!

جی ایس ٹی ایک انتشاری تبدیلی ہے۔ یہ اسی طرح ہے جب ویٹ نافذ کیا گیا تھا اور اس کے خلاف ابتدائی طور پر مزاحمت ہوئی تھی۔ جب اس طرح کی تبدیلی کی جاتی ہے تو ابتدائی مراحل میں کچھ پریشانیاں اور مشکلات درپیش ہوتی ہیں، خواہ وہ تبدیلی مثبت ہی کیوں نہ ہو۔ ہم سب کو انہیں سمجھداری اور تیزی سے حل کرنا ہوگا تاکہ اس امر کو یقینی بنایا جا سکے کہ اس سے معیشت کی نمو پر منفی اثر ہیں پڑے گا۔ اس طرح کی اہم تبدیلیوں کی کامیابی ہمیشہ ان کے موثر نفاذ پر منحصر ہوتی ہے۔ آنے والے مہینوں میں، اصل نفاذ کے تجربے کی بنیاد پر، جی ایس ٹی کونسل اور مرکزی و ریاستی حکومتوں کو ڈیزائن اور اصلاحات کے لئے اسی تعمیری جذبے سے جس کا اب تک مظاہرہ کیا گیا ہے، کے ساتھ مسلسل تجزیہ کرتے رہنا ہوگا۔

10. اب جب کہ ہم ایک ملک، ایک ٹیکس ایک بازار کا نظام متعارف کرانے جارہے ہیں، میں اپنی تقریر کا اختتام، ہر ہندوستانی کو یہ پیغام دینے کے ساتھ کرتا ہوں کہ اس نئے نظام کے کامیاب نفاذ میں سب اپنا تعاون دیں۔

جے ہند

م ن۔ م ع۔ ن ا۔ ش ت۔ ن ا۔ رض۔ ع ج۔

(01-07-17)

U- 2992